

280577 - کپیوٹر پر پھوٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے والے سافٹ وئیر فروخت کرنے کا حکم

سوال

-ہم ایسے سافٹ ویئر فروخت کرتے ہیں جن کی مدد سے بچوں کی بالغ عمری تک پہنچنے سے پہلے تک کمپیوٹر پر سرگرمیوں کی نکرانی کی جاسکتی ہے، ان میں تمام ترقیات والدین کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں تاکہ وہ بچوں کو ضرر رسان اور اللہ تعالیٰ کی بنا فرمائی پر مینی مواد کے مشاہدے سے بچائیں۔ تو کیا اس طرح کے سافٹ ویئر کمپیوٹر یا بچے کے موبائل میں انسٹال کرنے سے پہلے بچے کو بتانا ضروری ہے یا خصیہ طور پر بھی انسٹال کیا جاسکتا ہے؟ لیکن جب اس سافٹ ویئر کے متعلق بچے کو علم ہو تو اسے عارضی طور پر معطل کرنا بہت آسان ہے اس طرح اس سافٹ ویئر کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہے گا، لیکن اگر خصیہ طور پر اسے انسٹال کیا جائے تو یہ بچوں کی جا سو سی کے زمرے میں آئے گا۔

2- توجہ اس طرح سافٹ ویز ہم فروخت کرتے ہیں تو کیا صارف کے اسے اعلانیہ یا خفیہ طور پر استعمال کرنے کے متعلق بھاری کوئی ذمہ داری بنتی ہے؟ واضح رہے کہ سافٹ ویز میں اسے استعمال کرنے کی تمام تر شروط لکھی ہوئی ہوں گی۔ تاہم اسے کوئی غیر مسلم بھی خرید سکتا ہے جو اسے استعمال کرنے کی شرائط پر توجہ ہی نہیں کرے گا، اور اسے کسی کے بھی خلاف خفیہ طور پر استعمال کر سکتا ہے، تو کیا ہم مسلمان اسے فروخت کنندہ ہونے کی وجہ سے غیر مسلم کے غلط استعمال کے ذمہ ہوں گے؟ اس صورت میں ہمیں اسلام کیا حکم دیتا ہے؟ اور اس کیفیت میں ہم حرام سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول:

مچوں، یا بڑوں یا بیوی کی نگرانی کے لیے کسی بھی ایسے سافٹ ویرے کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے جو ان کے علم کے بغیر کرے؛ کیونکہ یہ ممنوع جا سو سی میں آتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، یقیناً کچھ گمان گناہ کا کام میں، نہ ہی جاسوسی کرو، نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم تو اسے ناپسند کرتے ہو، اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ تو یہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ [اکابر: 12]

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنے آپ کو بدگانی سے بچاؤ، کیونکہ بدگانی جھوٹی ترین بات ہے، کسی کی برا یسوں کی ٹوہ میں نہ لگو، نہ ہی کسی کی خفیہ باتوں کو معلوم کرنے کی کوشش کرو، آپس میں بغرض نہ رکھو، اور بھائی بھائی بن کر ہو، کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگھی پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کر لے یا چھوڑ دے) اس حدیث کو امام مخاری: (5144) اور مسلم: (2563) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے تو مسلمان ہو چکے ہو لیکن ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا! مسلمانوں کو اذیت مت دو، نہ ہی انہیں عار دلاؤ، ان کے عیب مت ٹھوٹوڑا کیونکہ جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے عیب ٹھوٹے تو انہوں تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرنے لگ جائے تو اسے رسوایا کر کے رکھ دیتا ہے چاہے وہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو) ترمذی: (2032) ابو داود: (4880)

تو یہاں طریقہ کارتویہی ہے کہ والد اپنے بچوں کو بتلا دے کہ ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے کمپیوٹر پر پروگرام انشال کر دیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ انہیں پروگرام دکھانے بھی، اسے خفیہ رکھے، یا سافت ویریز ایسا منتخب کر کے کہ بچے اسے معطل ہی نہ کر سکیں۔

تاہم ایسا سافت ویر اس تعمال کرنا جائز ہے جو غیر اخلاقی و یہ سائٹ وغیرہ کو بلاک کر دے، یہ چیز جا سو سی میں نہیں آتی، بلکہ یہ کسی بھی ضرر رسان اور نقصان وہ چیز سے روکنے کے زمرے میں آتے گا اور یہ والدین کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

بِيَارِثِنَ الَّذِينَ آتُوا قُوَّاً فَشَكَّمُوا وَأَتَيْكُمْ تَارَأُوْقُودُنَ الَّأَسْ وَأَنْجَارَةً عَلَيْهَا مَلَكَتْنَةَ غَلَاظٌ شَدَّادُ لَيَخْسُونَ اللَّهَنَا أَمْرَهُمْ وَلَيَنْهَوْنَ عَنْ أَمْرِنَا وَنَوْنَ).

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو جنم سے بچاؤ؛ اس کا ایندھن لوگ اور بختر ہوں گے، اس پر انتہائی سخت اور سنگ دل فرشتے ہیں جو اللہ کی حکم عدولی نہیں کرتے، بلکہ جو بھی انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کر گزرتے ہیں۔ [التریم: 06]

سیدنا بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس حکمران لوگوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی ذمہ دار ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ آگاہ رہو! کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔) اس حدیث کو مامم بخاری: (7138) اور مسلم: (1829) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ رعایا کی حکمرانی عطا کرے اور اسے موت اس حالت میں آتے کہ وہ اپنی رعایا کو دھوکا دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے)

دوم:

اس پر پروگرام سمیت دیگر کسی بھی پروگرام کی فروختگی کہ جسے حلال یا حرام دونوں طریقوں سے استعمال کیا جانا ممکن ہو تو اس میں نیادی طور پر اصول ہے کہ اس کی تجارت کرنا جائز ہے، تاہم اگر پتہ چل جائے یا غالب گمان یہ ہو کہ خریدار اسے حرام طریقے سے ہی استعمال کرے گا تو پھر اسے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر خریدار کی صورت حال معلوم نہ ہو، یا تردید پایا جائے کہ کیا وہ اسے حلال طریقے سے استعمال کرے گا یا حرام تو پھر بھی اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ اگر خریدار اسے حرام طریقے سے استعمال کرے تو پھر اس کا گناہ صرف اسی پر ہو گا۔

جیسے کہ دامنی فتویٰ کیمیٰ کے فتاویٰ: (13/109) میں ہے:

"بروہ چیز جسے یقینی طور پر حرام طریقے سے استعمال کیا جائے، یا غالب گمان یہی ہو وہ حرام طریقے سے استعمال ہو گا تو پھر اس چیز کو بنانا، درآمد کرنا، فروخت کرنا، اور مسلمانوں میں اس کی ترویج کرنا حرام ہے۔" ختم شد

مزید کے لیے سوال نمبر: (39744) کا مطالعہ کریں۔